امام شوکانیؒ کے احوال وآثار اور نیل الاوطار کا منہج واسلوب (ایک تحقیقی جائزہ)

ڈاکٹر محمد ادریس لودھی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
ڈاکٹر شبیر احمد جامعی
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

Abstract

Mujaddid-ud-din (D-652h, the grandfather of Shaikh-ul-Islam Ibne Taimia, is considered one of the distinguished jurists of Hanbali School. *Muntaqi-ul-Akhbaar* is known to be his first ranking book ever produced. This book includes chapters on jurisprudence categorizing those Hadiths which different jurists find supportive and quotable for *"Istadlaal"*. Renowned scholar of Yemen, Muhammad Bin Ali Ashshoqaani, wrote illustration of *Muntaqi-ul-Akhbaar* in eight volumes titled *"Neel-ul-Autaar"*. This Illustration has been celebrated for its comprehensiveness, compactness and conciseness. Works produced by Allama Shoqaani envision his persistent efforts that, at length, earned him great recognition among the scholars. Present research article presents glimpses of his life and his awe-inspiring contribution to the domains of scholarism. It also highlights different distinctive features of *Neel-ul-Autaar* (An illustration of Muntaqi-ul-Akhbaar).

شرعی احکام و مسائل کا بنیادی ماخذ وحی الٰہی ہے۔جس کا مظہر قرآن وسنت ہیں قرآن وحدیث کا باہمی تعلق متن وشرح اور فکر وعمل جیسا ہے۔قرآن میں اگر نماز کی فرضیت کا ذکر ہے تو حدیث میں طریقہ نماز بیان کیا اور اگر قرآن زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے تو حدیث اس کا نصاب اور شرح بتاتی ہے۔اسی طرح روزہ وحج کے احکامات کی عملی تفسیر ہمیں حدیث سے ملتی ہے۔حقیقی مسلم خاندان کی تشکیل کے بارے میں عملی ہدایات بھی ہمیں حدیث سے ملتی ہیں کیونکہ قرآن کے احکاماتِ نکاح کا عملی نمونہ بھی حدیث نبوی ﷺ ہے۔اسی طرح قرآن مجید میں نمازِ جنازہ کا طریقہ اور مسائل موجود نہیں۔اس ضمن میں بھی مکمل راہنمائی ہمیں حدیث سے ملتی ہے۔چنانچہ مسلمان کی حیثیت سے پیدا ہونے سے لے کر بطور مسلمان مرنے تک کا ہمیں مکمل فکر قرآن سے اور عملی صورت حدیث سے ملتی ہے۔اس لیے فہم سنت کے بغیر فہم قرآن ناممکن ہے لیکن ہمارے مدارس اور جامعات کے نصاب میں فقہی مسائل کا مطالعہ اجتہادی مذاہب (مالکی، حنفی، شافعی، حنبلی اور جعفری) کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔اس طرز مطالعہ سے فہم مسائل کے ضمن میں متعلقہ اجتہادی مذہب کی تعلیمات تو سامنے آجاتی ہیں۔لیکن حدیث مبارکہ سے شرعی مسائل مستنبط کرنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہوتی یا کما حقہ استنباط مسائل کے ضمن میں فقہاء کی آراء سامنے آجاتی ہیں بسا اوقات مسائل سے متعلق بنیادی احادیث نظروں سے اوجھل رہتی ہیں حدیث وسنت سے یہ تغافل بہت سے علمی خلا کا سبب بنتا ہے اور مختلف فقہی مسالک کے مابین فروعی اختلافات کی کثرت کا باعث بنتا ہے۔

اگرچہ فقہاء کرام نے جو مسائل شرعیہ کو بیان کیا ہے اس کا ماخذ احادیث مبارکہ ہیں لیکن بعض کتب میں فقہاء کرام کی آراء غالب اور احادیث مبارکہ کے حوالہ جات خال ہیں۔فقہی آراء پر تو صفحات کے صفحات نظر آتے ہیں مسائل سے متعلق احادیث کا متن پس منظر میں چلا جاتا ہے۔اس علمی خلا کو فقہ الحدیث کے موضوع کی کتب پر کرتی ہیں۔

اسلام اور مسلمانوں کی اصل طاقت فقہی اختلافات کی کثرت نہیں بلکہ ان اختلافات کو کم کرنے اور مختلف مسالک کا احترام کرنے میں پوشیدہ ہے۔نیل الأوطار اسی شان کی کتاب ہے جس میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں فقہی مسائل کا استنباط کیا گیا ہے۔یہ دراصل شرح حدیث اور فقہی مسائل کے اخراج پر مشتمل ایسی علمی کتاب ہے جو ادب حدیث اور ذخیرہ فقہ میں یکساں مقبولیت اور اہمیت کی حامل ہے۔

امام شوکانی محمد بن علی بن محمد (م ۱۲۵۵ھ) اس کے مؤلف ہیں۔کتاب اور صاحب کتاب کا تفصیلی تعارف درج ذیل ہے۔

حسب ونسب اور ولادت

قاضی عبدالرحمٰن بن احمد البھکلیؒ لکھتے ہیں:

''محمد بن علی بن محمد الشوکانیؒ بروز اتوار ذی القعدۃ الحرام ۱۱۷۳ھ میں یمن کے علاقہ شوکان میں پیدا ہونے کی وجہ سے الشوکانیؒ کہلائے۔''(۱)

حصولِ علم

ابتدائی تعلیم اپنے والد سے اور امام الفروع فی زمانہ القاضی احمد بن محمد الحرازیؒ سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔صرف ونحو علامہ سید قاسم بن محمد خولانیؒ سے حاصل کی۔علم البیان، منطق واصول کا علم علامہ حسن بن محمدؒ اور علامہ علی بن ھادیؒ سے اور علمِ حدیث مشہور محدث اور حافظ علی ابراھیم بن عامرؒ جیسے مشائخ سے حاصل کیا۔اور تمام علوم نقلیہ وعقلیہ سے فیض یاب ہو کر درجہ اجتہاد پر فائز ہوئے۔(۲)

علمی مقام ومرتبہ

آپؒ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالمِ دین تھے اور ملک یمن کے اہل السنۃ والجماعۃ کے قاضی القضاۃ تھے۔بڑے بڑے علماء آپؒ کی تعریف وتوصیف کرتے ہیں۔برصغیر کے معتبر عالم اور مجتہد علامہ سید نواب صدیق حسن قنوجی سہرامیؒ نے آپ کے متعلق لکھا ہے:

> "الامام، العلامه الربانی، والسهيل الطالع من القطر اليمانی، مفتی ألامه، بحرالعلوم، شمس المجتهدين الحفاظ، شيخ المعانی، ترجمان القرآن و الحديث، شيخ الرواية والسماعة" وغيره۔(۳)

وفات

یہ آفتابِ علم وفضل تقریباً ستر سال کی عمر میں ۱۲۵۰ھ میں دارِفانی سے غروب ہو گیا۔(۴)

تقلیدِ شخصی سے اعراض اور نصوصِ شرعیہ سے استنباط

امام موصوف کسی خاص فقہی مذہب کے پابند نہیں تھے بلکہ نصوصِ شرعیہ سے براہِ راست استنباط کرنے کی وجہ سے درجۂ اجتہاد پر فائز تھے۔یمن میں شیعہ زیدیہ(۵) کی کثرت ہے۔علامہ صاحب اس فرقہ کی فقہ کے بھی اپنے زمانے کے بڑے عالم تھے۔زیدی علماء سے آپ کے علمی مراسم تھے۔ان کی درخواست پر اور مفادِ عامہ کی خاطر آپ نے چند کتب زیدی مذہب کے علماء اور عوام کے لیے بھی تحریر کر دیں۔اس غلط فہمی کی وجہ سے بعض اہلِ علم نے انہیں فقہ زیدیہ سے منسوب کیا۔اس کارِ خیر میں ہمارے برِصغیر کے علماء کرام بھی پیچھے نہ رہے۔(۶)اصل بات یہ ہے کہ آپ نے اپنی کتب میں تقلید کا بھرپور رد کیا ہے۔اس بنا پر مقلدین (چاہے وہ عرب کے ہوں یا عجم کے) آپ سے ناراض ہو گئے۔صنعاء کے مخالفین مقلدین نے خاص کر آپ کی مخالفت کی اور الزامات کی بوچھاڑ کر دی۔ان الزامات سے ایک بہتان آپ پر یہ بھی باندھا گیا کہ آپ زیدی شیعہ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ مجتہد العصر اور اہلِ السنہ الجماعۃ کے امام تھے۔تمام آئمہ اہلِ سنت کا احترام کرتے اور ان کی فقہ کے حافظ تھے۔اور بوقتِ ضرورت تمام فقہاء کے اقوال وآراء سے استشہاد کرتے تھے۔اکثر اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ وہ حدیث ذکر کرنے کے بعد اقوالِ آئمہ کو بھی بیان کر دیتے ہیں اور فیصلہ قاری پر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ جس قول کو کتاب وسنت کے مطابق سمجھیں اُسی پر عمل کریں۔آپ پر تشیع کے الزام کے ردّ میں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ صحابہ سے آپ کی محبت کا سب سے بڑا ثبوت آپ کی کتاب

''دارالصحابہ'' ہے۔ جسے پڑھنے سے آپ پر تشیع کا الزام صاف ہوجاتا ہے۔ اہلِ علم کی ہر دور میں یہ شان رہی ہے کہ وہ قرآن و حدیث کی نصوص کے براہِ راست مسائل اخذ کرتے ہیں اور ان کی روشنی میں اجتہاد کرتے ہیں۔

تصنیفات

امام الشوکانی نے سینکڑوں کتب تحریر کیں۔ اور شاید ہی کوئی موضوع ایسا ہو جس پر آپ نے علیحدہ/باقاعدہ کتاب نہ لکھی ہو۔ آپ کی جو کتب متداوّل ہیں ان میں سے چند ایک کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

i)نیل ألاوطار من أسرار منتقیٰ الاخبار لجد ابن تیمیہ کی شرح

نیل ألاوطار شرح منتقیٰ الا خبار من احادیث سیّد الا خیار اس کا تفصیلی تعارف آئندہ سطور میں آئے گا۔

ii)فتح القدیر، الجامع بین فن الروایه والدرایه من التفسیر:

یہ قرآن کریم کی بہترین تفاسیر میں سے ایک ہے، جس میں تفسیر بالماثور کا انداز اپنایا گیا ہے۔ اسی عنوان سے علامہ محمد بن یحیٰی بن بھران کی تفسیر بھی موجود تھی جو روایت ودرایت کا حسین مرقع تھی لیکن امام الشوکانیؒ کی تفسیر زیادہ بسیط، جامع اور ترتیب کے لحاظ سے احسن ہے۔

iii)الدرر البهیه فی مسائل الفقهیه:

عنوان سے ہی کتاب کا مضمون معلوم ہوجاتا ہے یعنی یہ فقہ الحدیث کی کتاب ہے۔ یہ مختصر تصنیف تھی خود اس کی شرح لکھی۔

iv)الدرر المضیه:

اس میں احادیثِ احکام کو جمع کیا گیا ہے (فقہی ترتیب سے) اور اس میں تفصیل کے ساتھ دلائل مہیا کیے ہیں۔ یہ الدرر البهیه کی شرح ہے۔

v)وبل الغمام حاشیه علی شفاء ا لا ٔوام:للأ میر حسین بن محمد الأمام

vi)درالسحابه فی مناقب القرابة والصحابة

vii)الفوائد المجموعه فی الأحادیث المو ضوعه

viii)إرشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الأصول

ix)السیل الجرار المتدفق علی حدائق الأزهار

یہ امام شوکانی کی آخری تالیف ہے۔ اس میں آپ نے تفصیل کے ساتھ تقلید شخصی کے خلاف دلائل مہیا کیے ہیں۔ اور مقلدین کے اصول اور فروع میں غلو اور تعصب کے رویہ کو دلائل سے رد کیا ہے۔ تقلید کی مذمت کے ساتھ آپ نے قرآن وحدیث کے دلائل کی طرف آنکھیں کھولنے کی بھی دعوت دی ہے۔ السیل الجرار میں آپ کا مؤقف ہے کہ قرآن وحدیث کے مقابلہ میں تقلید کی روش اپنانا حرام ہے۔ اور شرک فی الرّسالت ہے۔ اس سلسلہ میں امام شوکانی نے چاروں آئمہ کے اقوال بیان کیے ہیں جو حدیث پر عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اپنی تقلید سے منع کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے مقلدین حدیث پر عمل کرنے کی بجائے آئمہ فقہا کی تقلید پر

جمے ہوئے ہیں۔ اس کے ثبوت میں امام موصوف نے کثیر مثالیں مہیا کی ہیں جن سے وہ ثابت کرتے ہیں کہ مقلد کا رویہ حدیث کے معاملے میں درست نہیں ہوتا۔ اس تصنیف میں امام شوکانی کا مؤقف ہے کہ امت میں تفرقہ بازی اور اہلِ سنت کا تقسیم در تقسیم ہو جانا تقلید کی وجہ سے ہے اور اپنے اپنے فقہی امام کے فتویٰ پر جم جانا اور دیگر فقہا کی علمیت سے انکار کرنا ہے اس طرح مقلد کا رویہ اپنے امام کے بارے میں اسے معصوم ثابت کرنا ہے۔ جبکہ صاحبِ عصمت محض پیغمبر کی ذات ہے۔ امام صاحب کا مؤقف ہے کہ اگر امت وحدت اور اتحاد کی طرف رجوع کرنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی علاج ہے۔ **فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول**(۷) اور

ترکت فی کم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنت رسولہٖ (۸)

یعنی قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہونا اور تمام آئمہ فقہا کی آراء کو اہمیت دینا ہے۔ اب ان آراء میں سے جو قرآن وحدیث کے زیادہ قریب ہو اسے اپنا لینا ہے۔

خاص ردِ تقلید کے موضوع پر بھی امام صاحب نے ایک مفید تحریر فرمائی ہے اس کتاب کو بعد میں سیل الجرار میں ضم کر دیا گیا۔ علیحدہ بھی مطبوع ہے۔ کتاب کا نام ہے "**القول المفید فی حکم التقلید**"

نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار من احادیث سید الأ خیار کا منہج واسلوب

نیل الأ وطار شرح منتقی الأ خبار حدیث وفقہ کی بہت ہی نفیس اور مستند کتاب ہے۔ محدثین نے مختلف عناوین کے تحت احادیث کو جمع فرمایا تھا۔ جس طرح قرآن کی احکامی آیات کی شرح کے لیے تفسیر الحکام القرآن کے عنوان کے تحت بہت سے آئمہ مفسرین نے تفسیر قرآن کا اہتمام کیا تھا اسی طرح بہت سے محدثین نے صرف احادیث الأ حکام کو فقہی ترتیب سے مرتب فرمایا تھا تا کہ امت کے لیے عبادت کے دلائل یکجا کر دیے جائیں اور عمل میں رغبت اور آسانی پیدا ہو جائے۔

فقہ الحدیث کی نمائندہ کتاب

نیل الاوطار کتب متاخرین میں سے فقہ الحدیث کی ایک نمائندہ کتاب ہے۔ احادیثِ مبارکہ سے فقہی مسائل کا اخذ و استنباط فقہ الحدیث کہلاتا ہے۔ امام ابن شہاب زہری، امام احمد بن حنبل اور امام بخاری جیسے اکابر محدثین اس علم میں عظیم ملکہ رکھتے تھے۔ امام بغوی م ۵۱۶ھ کی کتاب شرح السنہ اسی سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ اس تاریخی تناظر میں نیل الأ وطار گذشتہ دو صدی کی اس موضوع پر اہم کتاب شمار کی جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح نیل الأ وطار دراصل فقہی احکام کے بارے میں احادیث کے ایک مجموعے "منتقیٰ الاخبار" کی شرح ہے۔ احادیث کا یہ مجموعہ امام ابن تیمیہ کے جدّ امجد عبدالسلام ابن تیمیہؒ کی تالیف ہے۔ جس میں آپ نے شرعی احکام کے بارے میں فقہی ابواب کی طرز پر احادیث کی سات مستند کتابوں سے احادیث کو جمع کر دیا تھا۔ یہ کتابیں الکتب الستہ (۹) اور مسند احمد ہیں۔ منتقیٰ کے مؤلف اگرچہ تقلید جامد کے خلاف تھے لیکن بہت سے مسائل میں امام احمدؒ کی موافقت کرتے تھے۔ امام شوکانیؒ نے منتقیٰ کی احادیث پر بحث کرتے ہوئے اس مضمون [یعنی احادیث احکام] کی دیگر احادیث جو حدیث کے دوسرے مجموعوں میں پائی جاتی ہیں ان کا ذکر بھی کر دیا ہے۔ پھر سندِ حدیث پر بحث کرتے ہوئے راویوں کے بارے میں محدثین کے

اقوال درج کیے ہیں اور ان پر جرح تعدیل کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور حدیث کے غریب الفاظ کی لغوی و اصطلاحی شرح کے ساتھ ساتھ مختلف فقہی مذاہب کے فیصلوں کو بھی نقل کر دیا ہے۔ ان فقہا نے بھی یہ فیصلے ایسی احادیث کی روشنی میں ہی دیے تھے۔ تاہم اس کے باوجود نتیجہ نکالنے میں ان کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے۔ علامہ شوکانیؒ نے ان تمام اختلافات کو متعلقہ احادیث کی شرح بیان کرتے ہوئے ان کے نیچے درج کر دیتے ہیں۔ اور فیصلہ قاری پر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ جس قول کو قرآن وسنت کے مطابق سمجھیں اسی پر عمل کریں۔

علامہ شوکانیؒ ایک غیر متعصب عالمِ دین تھے، انہوں نے مختلف فقہی مذاہب کے جو اقوال نقل کیے ہیں ان مذاہب کے علماء ان میں کوئی خامی یا نقص نہیں نکال سکے کیونکہ امام نے دیانتداری کے ساتھ ان اقوال کو نقل کیا ہے۔ اس طرح انہوں نے احکام الحدیث کی کتاب کو اسلامی فقہ کی ایک نفیس کتاب کی صورت اہلِ علم کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ لہٰذا ان کی یہ کتاب [نیل الأوطار] اسلامی فقہ کی ایک ایسی کتاب بن گئی ہے جسے ہر فقہی مذہب کے علماء ایک مستند ترین کتاب ماخذ تسلیم کرتے ہیں۔

اصل کتاب عربی میں ہے اور سعودی عرب، مصر، لبنان وغیرہ سے شائع ہوتی رہتی ہے۔ ہمارے سامنے جو نسخہ ہے وہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اور مکتبہ الدعوة الاسلامیہ شباب الأزھر مصر سے طبع ہوئی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ [جو کہ چار جلدوں پر مشتمل ہے] پروفیسر رفیع اللہ شہاب نے کیا ہے اور دوست ایسوسی ایٹس اردو بازار لاہور نے شائع کیا ہے۔

''نیل الأوطار'' کا لغوی معنیٰ ''مطلب حاصل کرنا'' ہے۔ اوطار ''وطر'' کی جمع ہے۔ جیسا کہ ہم تفصیلاً ذکر کر چکے ہیں کہ نیل الأوطار تحقیق کے لحاظ سے بے مثال کتاب ہے۔ اس میں ہر مسئلہ پر تفصیلی وتحقیقی بحث موجود ہے۔ اور انصاف کی پیروی کی گئی ہے۔ اور کسی خاص تقلیدی مذہب کی پیروی نہیں کی گئی۔ آپ کی زندگی میں ہی اس کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی اور ہزاروں علماء اور طلباء نے ان سے استفادہ کیا۔

''نیل الأوطار'' میں امام شوکانی کا منہج یہ ہے کہ پہلے وہ کوشش کرتے ہیں کہ بخاری ومسلم کی متفق علیہ روایات لائیں اس کے لیے وہ ''اخرجاہ'' لکھتے ہیں۔ اور جب وہ ''رواہ الخمسہ'' لکھتے ہیں تو اس سے جامع ترمذی، سنن ابوداوٴد، سنن المجتبیٰ للنسائی، سنن ابن ماجہ اور مسند احمد بن حنبل مراد ہوتی ہے۔ ان کتب کے علاوہ اگر کوئی حدیث کسی دوسری کتاب سے لی گئی ہے تو اس کا نام درج کر دیتے ہیں۔ حدیث سے استدلال کے ساتھ وہ کہیں کہیں صحابہؓ کے آثار بھی ذکر کر دیتے ہیں۔

کتب خمسہ یعنی سنن اربعہ اور مسند احمد میں صحیح کے ساتھ ساتھ ضعیف احادیث بھی موجود ہیں اس لیے اگر ان کی روایت کردہ کسی حدیث میں کوئی کمزوری ہے تو اس کو بھی ذکر کر دیا ہے۔

نیل الاوطار کا منہج واسلوب: علامہ شوکانی حدیث کی شرح میں اس کی سند کے احوال بھی بیان کرتے ہیں۔ **باب الصلاة فی النعلین و الخفین** ''یعنی جوتے اور موزے پہن کر نماز پڑھنے کا بیان'' کے ضمن میں بخاری اور ابوداوٴد کی حدیث بیان کی۔ اس کی سند پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں **اخرجه البخاری عن ادم عن شعبه وعن سليمان بن حرب عن حماد بن زيد** یعنی بخاری کی اس حدیث کی سند یہ ہے آدم نے شعبہ سے شعبہ نے سلیمان بن حرب سے اور سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے

نقل کی۔

اس حدیث کی سند مسلم میں اس طرح ہے **واخرجه مسلم عن يحى بن يحى عن بشر بن المعقل و عن ربيع الزهراني عن عباد ابن اللعوام واخرجه النسائى من عمرو بن على عن يزيد بن زريع و غسان بن مضر عن ابى مسلمه سعيد بن يزيد** ۔(۱۰)اس طرح کے بیان سند سے مؤلف کی اصول حدیث پر مہارت واضح ہوتی ہے۔اس حدیث کی سند میں مختلف ائمہ فن کا حوالہ دیا ہے مثلاً **اخرجه ابن حبان ايضاً فى صحيحهٖ و لا مطعن** یعنی ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کو بلاطعن نقل کیا لیکن اس حدیث کی ایک اور سند میں عیسیٰ بن عبداللہ العسقلانی کا نام ہے اس کے متعلق علامہ شوکانی لکھتے ہیں **هو ضعيف يسرق الحديث** یعنی اس کا راوی ضعیف ہے اور حدیث چراتا تھا۔

اس طرح اسناد کے تقابل سے بھی صحت حدیث کے تعین میں مدد ملتی ہے۔ دور صدیقی میں فتنہ ارتداد کے وقت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مابین جو مکالمہ ہوا وہ کتاب الصلوۃ نسائی میں موجود ہے علامہ شوکانی نیل الاوطار میں اس حدیث کی شرح سے قبل اس کی سند پر بحث کرتے ہوئے راویوں کے نام شمار کرنے کے بعد لکھتے ہیں **كلهم من رجال الصحيح** (۱۱) یعنی اس حدیث کی سند کے تمام راوی صحیح ہیں۔

حدیث **مسح على الخفين** کی شرح میں سند کے بیان میں لکھتے ہیں **و فى اسنادهٖ ابو شريح قال الترمذى سالتُ محمد بن اسمعيل عنه اسمه فقال لا ادرى لا اعرف اسمهٗ و فى اسنادهٖ ايضاً ابو مسلم مولى زيد بن صوحان وهو مجهول** یعنی اس حدیث کی سند میں ابوشریح نام کا راوی ہے، ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں اس کا نام نہیں جانتا اور اس سند میں ابومسلم مولی زید بن صوحان بھی مجہول ہے۔

بیان اسناد کی وجہ سے نیل الاوطار فن جرح وتعدیل اور علم اسماء الرجال کے موضوع پر بہترین مواد پر مشتمل ہے۔(۱۲)

قواعد عربیہ کا بیان

نیل الاوطار میں حدیث کی تشریح کے ساتھ عربی قواعد کا بھی بیان ہے۔حدیث **ان الموذنين اطول الناس اعناقاً** یعنی قیامت کے روز موذنین کی گردنیں لمبی ہوں گی کی شرح میں لفظ عنق کے متعلق لکھتے ہیں **اعناقاً هو بفتح الهمزه .... جمع عنق و روى بعضهم اعناقاً بكسر الهمزه الى اسراعاً الى الجنه** یعنی لفظ اعناقا ھمزہ (الف) کی فتحہ کے ساتھ ہے اس کی جمع عنق ہے اور بعض کے نزدیک ھمزہ کی کسرہ کے ساتھ ہے یعنی **إعناقاً** یعنی جنت کی طرف تیزی سے بڑھنا اس کا معنی ہے۔علامہ شوکانی نے جلد دوم صفحہ ۳۴ پر یہی مفہوم لکھا ہے۔

مزدلفہ میں جمع بین الصلاتین کے بیان میں لفظ **یجمعُ** کے متعلق لکھتے ہیں **يجمع بجيم مفتوحة فيمم ساكنة فعين مهمله** یعنی **يجمع** میں جیم پر زبر میم ساکن اور ع مہملہ ہے۔(۱۳)

مزدلفہ کا معنی قریب ہونا ہے یہاں حضرت آدم اور اماں حوا اکٹھے ہوئے تھے اس لئے اس جگہ کو مزدلفہ کہا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں **لان ادم اجتمع فيها مع حوا و ازدلف اليها اى دنامنها** مزدلفہ کی ایک اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہاں دو نمازیں مغرب اور

عشاء جمع کی جاتی ہیں۔ یہ قرب الٰہی کا مقام ہے اس لئے بھی مزدلفہ کہلاتا ہے۔(۱۴)

من صلی صلاۃ لم یقرا فیھا بفاتحۃ الکتاب فی خداج یعنی جس نے بغیر فاتحہ کے نماز پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے۔ اس حدیث میں لفظ خداج کی وضاحت میں علامہ شوکانی نے لکھا ہے **خداج بکسر الخا** یعنی خداج میں فا مکسور ہے ....**الخِداج النقصان** یعنی خداج کا معنی نقصان ہے۔ اونٹنی کے نامکمل بچے کو بھی خداج کہا جاتا ہے۔(۱۵)

فرق باطلہ کا رد

علامہ شوکانی بعض احادیث کی شرح میں باطل فرقوں کا رد کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی تقسیم پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ آپ خدا سے ڈرو۔ حضرت خالد بن ولید نے اس کے قتل کی اجازت مانگی تو حضور ﷺ نے فرمایا **لعلہ ان یکون یصلی وقال خالد کم من مصل یقول بلسانہ ما لیس فی قلبہٖ فقال رسول اللہ ﷺ انی لم اُومر ان انقب عن قلوب الناس ولا اشق بطونھم** یعنی ممکن ہے کہ یہ شخص نماز پڑھتا ہو تو خالد بن ولیدؓ نے عرض کی کہ کتنے ہی لوگ دل کی بجائے صرف زبان سے کلمہ حق کہتے ہیں تو جواباً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے لوگوں کے دل اور اندرونی حالات معلوم کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ شوکانی خوارج کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں **والحدیث استدل بہ علی کفر الخوارج لانھم المرادون بقولہ فی اخرہ قوم یتلون بکتاب اللہ** (۱۶) یعنی یہ حدیث سے خوارج کے کفر پر دلیل ہے کیونکہ ایک دوسری حدیث کے مطابق خوارج کے متعلق کہا گیا کہ وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے [لیکن پھر بھی کفر پر رہیں گے]۔

معروف فقہی مکاتب فکر کا بیان

مسئلہ فاتحہ خلف الامام احناف اور شوافع حضرات کے مابین ہمیشہ معرکۃ الاراء رہا ہے۔ احناف کے نزدیک **فاقروا ما تیسر من القرآن** کی رو سے فاتحہ خلف الامام لازم نہ ہے۔ حدیث **لا صلاۃ لمن لا یقراء بفاتحۃ الکتاب** کی شرح میں علامہ نے لکھا ہے **لان الفاتحۃ کانت ھی المتیسرۃ لحفظ المسلمین لھا و قد قیل ان المراد بما تیسر فیما زاد علی الفاتحہ** (۱۷) کیونکہ سورۃ فاتحہ کو حفظ کرنا ہر مسلمان کے لئے آسان ہے اس لئے سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور ما تیسر سے مراد یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد جس قدر آسانی سے تلاوت کر سکو تو نماز میں کرلو۔ اور کیونکہ نماز کی ہر رکعت پر لفظ نماز کا اطلاق ہوتا ہے اس لئے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا فرض ہے۔(۱۸)

آخر میں امام نے لکھا ہے **وظاھر ھذہٖ الادلۃ وجوب قراۃ الفاتحہ فی کُلِّ رکعۃ من غیر فرق بین الامام ولماموم بین الاسرار الامام او جھر** (۱۹) ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں کے لئے جہری اور سری ہر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

علامہ شوکانی کے نزدیک بسم اللہ سورۃ الفاتحہ کا حصہ نہیں اس کے لئے وہ دلیل میں لکھتے ہیں اگر بسم اللہ سورۃ الفاتحہ کا حصہ ہوتی تو جس حدیث میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کیا ہے تو اس حدیث میں بسم اللہ کا

حوالہ ہوتا، لہٰذا سورۃ فاتحہ کی سات آیات پر اجماع ہے اس لئے بسم اللہ سورۃ الفاتحہ کا حصہ نہیں ہے۔(۲۰) یہ کتاب اسلوب ومنہج اس کی علمی وقعت وافادیت کا مظہر ہے۔

تفسیری وفقہی اصطلاحات کی وضاحت

شرح نیل الاوطار میں مختلف فقہی اور تفسیری اصطلاحات کی وضاحت کی گئی۔ جلد دوم، ص۵ باب وقت صلاۃ المغرب حدیث نمبر۳ کی شرح میں لفظ قصار مفصل کے متعلق لکھتے ہیں **هو من سورة محمد الی آخر القرآن** یعنی سورۃ محمد تا سورۃ والناس تک کے قرآنی حصہ کو قصار مفصل کہا جاتا ہے۔

علامہ کی نزدیک مغرب میں لمبی قرأت کرنا مستحب ہے۔ مذکورہ حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں **والحدیث یدل علی استحباب الطویل فی قراۃ المغرب** یعنی یہ حدیث مغرب میں لمبی قرأت کرنے کے استحباب پر دلیل ہے۔

شرح نیل الاوطار اگرچہ بنیادی طور پر شرح حدیث کی کتاب ہے لیکن شارح کے عربی ذوق اور لغوی مہارت سے اس کتاب کے ادبی اور اصلاح تلفظ کے پہلو کو بڑا نمایاں کیا گیا ہے۔ حدیث کے اعراب اور وجہ اعراب کے بیان سے صحیح تلفظ کو واضح کیا گیا ہے۔(۲۱)

اہل بیت کا حقیقی مفہوم

علامہ شوکانی نے ایک مختلف فیہ مسئلہ کو علمی استدلال اور منطقی اسلوب سے حل کیا۔ **باب ما یستدل به علی التفسیر آله المصلی علیهم** یعنی نماز میں آل رسول پر درود پڑھنے کی تفسیر کے حوالے سے نماز میں درود پاک کے مسنون الفاظ نقل کئے اور اس نازک بحث میں اپنی خداداد فقاہت اور ذہانت کا ثبوت دیا اور ثابت کیا ہے کہ ازواج مطہرات بھی اہل بیت کی افراد ہیں۔ بنو ہاشم میں ابولہب کے علاوہ آل جعفر آل عقیل آل عباس سب اہل بیت میں شامل ہیں۔ یہی روایت صحیح مسلم میں ہے۔ آل نبی میں حضور ﷺ کے تمام اہل ایمان رشتے دار شامل ہیں۔ صدقہ بنو ہاشم پر حرام ہے۔(۲۲)

استحباب ووجوبیت کا منفرد اسلوب

قیام اللیل فی رمضان کی شرح بہت علمی اور دقیق ہے۔ لکھتے ہیں امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بعض مالکی اور جمہور علماء کے مطابق تراویح کی جماعت افضل ہے۔ امام طحاوی کے مطابق جماعت تراویح واجب الکفایہ ہے۔ قیام اللیل فی رمضان سے گذشتہ صغیرہ اور کبیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں اس لئے امام نوویؒ نے قیام اللیل فی رمضان کو مستحب کہا ہے۔ اس بیان میں علامہ شوکانی نے فضائل قیام اللیل کو بھی واضح کیا ہے۔ احادیث مبارکہ نقل کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی پر رحم فرمائے جو ایک دوسرے کو تہجد کے لئے بیدار کرتے ہیں اور نیند ختم کرنے کے لئے ایک دوسرے کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتے ہیں ایسے گھرانے کو ذاکرین کے زمرہ میں لکھا جاتا ہے۔ فضائل کا یہ اسلوب بھی قیام اللیل کی طرح تراویح کے استحباب کو ثابت کرتا ہے۔(۲۳)

علمی ربط

شرح حدیث میں علمی ربط کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ **باب النهی عن الکلام فی الصلاۃ** حدیث نمبر۲ سے ثابت

ہوتا ہے کہ ہجرت حبشہ سے واپسی کے بعد نماز میں سلام کا جواب دینے کی اجازت منسوخ ہوگئی تھی۔ علامہ شوکانی نے لکھا ہے کہ شوافع کے نزدیک یہ اجازت منسوخ نہیں ہوئی۔ اس ضمن میں علامہ نے تفصیلی دلائل کی بجائے صرف اتنی عبارت پر اکتفا کیا ہے **وسیاتی الکلام علی هذا فی باب الاشاره فی الصلاة لرد السلام** اس موضوع پر آئندہ گفتگو نماز میں اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دینے کے باب کے تحت کی جائے گی۔ یہی اسلوب **باب ان التکبیر الامام بعد تسویة الصفوف والفراغ من الاقامه** کی حدیث نمبر۲ کے تحت اختیار کیا گیا۔ اس حدیث میں فاتحہ خلف الامام کی ممانعت ہے۔ حدیث نقل کرنے کے بعد علامہ لکھتے ہیں **وسیاتی الکلام علی الحدیث فی باب ما جآء فی قراة الماموم و انصاته و فی ابواب الامامه** اس حدیث پر تفصیلی گفتگو امام کے پیچھے مقتدی کے خاموش رہنے اور امامت کے باب میں ہوگی۔ یہ اسلوب کتاب کے علمی ربط اور مؤلف کے اختصار و جامعیت کو ظاہر کرتا ہے۔ (۲۴)

صلاة القصر کی بحث میں بھی بہترین آرا درج کی ہیں۔ لکھتے ہیں **کان مذهب اکثر علماء السلف و فقها الامصار علی ان لقصر هو الواجب فی السفر** (۲۵) یعنی اکثر علماء سلف اور مختلف بلاد وامصار کے فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ سفر میں قصر نماز پڑھنا واجب ہے۔

اسی طرح کتاب میں تکرار کی بجائے اختصار کا اسلوب اختیار کیا ہے۔ اگر علامہ شوکانی کسی حدیث کی شرح میں ایک مسئلہ بیان کر دیں تو آئندہ اس سے متعلق آنے والی حدیث کی شرح میں دوبارہ وضاحت کی بجائے اس حدیث کو سابقہ مقام پر تلاش کرنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں مثلاً صلاۃ السفر کے بیان میں تکرار کی بجائے لکھتے ہیں کہ ہمارا مؤقف اس مسئلہ میں جلد اول کتاب الصلاۃ حدیث عائشہؓ میں درج ہے وہاں رجوع کیا جائے۔ یہ اسلوب اس کتاب کے اختصار و جامعیت کو واضح کرتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ فقہ اسلامی کا براہ راست تعلق کتاب وسنت کے حقیقی مفہوم سے ہونا چاہیے قیاس در قیاس اور فرقہ وارانہ ذہنیت کو فروغ دینے والی بلا دلیل مذہبی تقلید دراصل مہجوری کتاب وسنت ہے اور یہ رویہ دین اسلام کی اصل روح کے منافی ہے جس کی مذمت وحرمت عقل ونقل ہر دو طرح سے ثابت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

> **الم تر الی الذین اوتو ا نصیبا من ا لکتب یدعون الی کتب الله لیحکم بینهم ثم یتولی فریق منهم وهم معرضون ۔(۲۶)**
>
> ''کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جنہیں کتاب الٰہی سے حصہ دیا گیا تھا۔ انہیں جب کتاب الٰہی کی طرف بلایا جاتا ہے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق بے رخی کرتا ہے اور منہ پھیر لیتا ہے۔''

دوسرا منفی رویہ یہ ہوتا ہے کہ قرآن وسنت کے ظاہری الفاظ پر بلا تدبر و تفکر عمل شروع کر دیا جاتا ہے یہ بھی کوئی صحت مند رویہ نہیں اس طرز عمل کی مذمت ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

> **والذین اذا ذکروا بایات ربهم لم یخروا علیها صما و عمیانا (۲۷)**

''اور رب رحمٰن کے محبوب بندے تو وہ ہیں جب انہیں ان کے رب کی آیات کے ذریعے سے نصیحت کی جاتی ہے یہ ان پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے۔''

یعنی بگوش قبول سنتے ہیں اور بچشم عبرت دیکھتے ہیں آیات سے مراد احکام الٰہی بھی ہو سکتے ہیں اور آفاق وانفس کی نشانیاں بھی۔(۲۸) بقول اقبال ؎

صوفی پشمینہ پوش حال مست از شراب نغمہ قوال مست
آتش از شعر عراقی در دلش در نمی سازد بقراں محفلش

حوالہ جات

ا۔البھکلی ،عبدالرحمٰن بن احمد، نفع العود، فی ایام الشریف ،حمود، دار المعرفہ بیروت ،۲۰۰۰ء، ج ۳،ص ۲۰۲

۲۔ایضاً،ص ۲۰۳

۳۔قنوجی ،نواب صدیق حسن ،ابجد العلوم، مکتبہ السّلفیہ لاہور،۱۱۹۴ء،ص ۶۸

۴۔البھکلی ،ایضاً، ج ۳،ص ۲۶۸

۵۔امام زین العابدین علی بن حسین کے بیٹے زید بن علی کی طرف منسوب فرقہ شیعہ جو شیخین کے بارے میں معتدل عقیدہ رکھتا ہے۔
امام زید کربلا کے بزدیک ۱۲۲ھ میں امویوں کے خلاف خروج کرنے اور کوفیوں کی غلامی کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔

۶۔مثلاً ڈاکٹر محمود احمد غازی ''محاضرات حدیث'' میں امام شوکانی کو زیدی شیعہ کہتے ہیں۔اور اس دعویٰ کی کوئی دلیل پیش نہیں کرتے۔

۷۔النساء،۴:۵۹

۸۔مالک بن انس امام،المؤطا،میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب،کراچی، س ن

۹۔عرفِ عام میں ان کتب کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔یہ غلط العام ہے۔محدثین کے نزدیک حدیث کی ان چھ متداول کتب ''الکتب الستۃ'' کا اجتماعی نام مستعمل ہے۔

۱۰۔نیل الأوطار،۱۳۴/۲
۱۱۔نیل الأوطار،۳۱۲/۱
۱۲۔نیل الأوطار،۱۸۳/۱
۱۳۔نیل الأوطار،۲۱/۲
۱۴۔نیل الأوطار،۲۱۴/۲
۱۵۔نیل الأوطار،۲۱/۲
۱۶۔نیل الأوطار،۳۱۳/۱
۱۷۔نیل الأوطار،۲۱۸/۲
۱۸۔نیل الأوطار،۲۱۹/۲
۱۹۔نیل الأوطار،۲۲۰/۲
۲۰۔نیل الأوطار،۲۱۵/۲
۲۱۔نیل الأوطار،۵/۲
۲۲۔نیل الأوطار،۳۰۰/۲-۳۰۱
۲۳۔نیل الأوطار،۵۴/۳-۵۵
۲۴۔نیل الأوطار،۱۸۲/۲
۲۵۔نیل الأوطار،۲۱۳/۳
۲۶۔آل عمران،آیت:۲۳
۲۷۔الفرقان:۷۳

۲۸۔دریابادی،مولانا عبدالماجد(م۱۹۷۷)تفسیر ماجدی اردو، پاک کمپنی اردو بازار لاہور،الفرقان حاشیہ نمبر ۸۶